Presented by: Rana Jabir Abbas

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ قَدۡ ضَلُّوۡا ضَلٰلًۢا بَعِیۡدًا

... ہے کہ وہ جو خدا اور رسول کے احکام پر چلتا ہے اور لوگوں کو چلاتا ہے

لحلت متعہ

STATE LIBRARY

من تصنیف جناب مولانا مولوی سید محمد

مشہدی بخاری

حسب الحکم جناب مصنف رسالہ و مالک مطبع گلزار ابراہیم

سنہ ۱۳۱۰ ہجری

۱۸۹۲ء

گلزار ابراہیم پریس مالیرکوٹلہ میں غلام مرتضیٰ پرنٹر نے چھاپا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خلق الانسان من صلصال كالفخار وخلق
الجان من مارج من النار وحبب الشهوات المأكول والمشروب والملبوس
صار في طبايعهم قرارا فعلى اختلاف الاثار كانوا منهم الابرار ومنهم
الفجار والصلوة على رسوله المختار الذي هدينا على صراط الاخيار
والذي هو من فرض الله طاعته وطاعت آله الذين هم الائمة
الاطهار على كل مسلم وكفار والذين سواهم في الاستطاعة من
البريه بعزته ورسوله البشار كما قال اطيعوا الله ورسوله واولي
الامر منكم واستحق جب على ولايتهم خلود المومنين في جنان
تحت انهار وانما رواج ملجأ للموالين براءت النجات عن النار صلوات
الله عليهم الى يوم القرار الف الف الف مرات في كل ليل ونهار +

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اما بعد بندہ خاطی ابن سید شمس الدین علی النقوی محمد حسن المشہدی ثم الحائری البخاری عرض کرتا ہے خدمت میں سالکان سلوک ہدایت و یقین و پیروان سنت جناب سید المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ والہ الطاہرین کے کہ دریں وقت اکثر صاحبان دربارۂ حقیقت متعہ بہت سے سوال کرتے ہیں اور جواز و عدم جواز اس کے میں استفسار کرتے ہیں لہٰذا بوجہ تقریر و عدیم الفرصتی زبانی تقریر سے اُس وقت سائل کو مطمئن کرنا متعذر ہوتا ہے لہٰذا مناسب متصور ہوا کہ اس باب میں بالاستیعاب ایک رسالہ تالیف کیا جاوے کہ حاوی بعض احکامات و آداب ضروریہ کا ہو اور موثق کیا جاوے ساتھ دلائل عقلی و نقلی کے تاکہ اہل اسلام کو معلوم ہو کہ ایک مسئلہ ضروری کو کس طرح ناجائز کیا ہے اور کن وجوہ سے اس حکم کو توڑا ہے افسوس طمع نفسانی ایسی ہے کہ جس سے حلال و حرام میں بھی تمیز نہیں رہتی اور یہ امر بھی نہیں کہ ایک شخص کی طمع نفسانی پر غور کیا جاوے بلکہ آنکھ بند کرکے جمہور بھی اُسکی [illegible] مقلد ہو جاتے ہیں اس رسالہ کو جو صاحب ملاحظہ کرینگے معلوم ہو جائیگا کہ متعہ جائز ہے یا ناجائز لہٰذا مرتب کیا یہ رسالہ [illegible] دو باب پر باب اول اثبات متعہ میں باب دویم احکام و آداب متعہ میں [illegible] المتعہ فی العیان ونستعین من اللہ المستعان۔

باب اول

قال اللہ تعالیٰ در سورہ نساء جزء خامس رکوع اول فما استمتعتم بہ منھن فآتوھن اجورھن فریضۃ یعنی جب کسی نے برخورداری پائی ساتھ اُنکے عورتوں سے جو منکوحہ ہیں پس دو تم ان کو مہر اُن کی درحالیکہ مفروض ہے

بیان فا حرف عطف کا اور ما موصولہ ہے استمتعتم صیغہ ماضی معلوم باب استفعال سے ہے جو افادہ معنی ابتدا کا کرتا ہے موجب خاصیت اپنی کے فریضہ حال واقع ہوا ہے اجور کا مراد اس سے یہ ہے کہ اجرہ واجب ہوتا ہے ادا اُس کا استمتاع پر تمام اُس کا بخلاف نکاح دائمی کے کہ تمام اجرہ مجرد نکاح پر واجب نہیں ہوتا ہے الا بعد مواقعت کے پس مخصوص ہوا ورود اس آیہ کا درباب متعہ کے یا در ہے سوا اس کے اور کوئی امر مستفاد نہیں بلکہ علماء متقدمین اہل سنت بھی ورود آیہ ہذا کا متعہ میں قائل ہیں چنانچہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں اور صاحب مدارک نے تفسیر مدارک میں لکھا ہے کہ یہ آیت متعہ میں نازل ہوئی ہے اور زاہدی نے تفسیر زاہدی میں لکھا ہے کہ بذکر اجر گفت و مہر و صداق نگفت دلیل آنست کہ مراد متعہ **است** اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تفسیر درمنثور میں سیوطی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ فما استمتعتم بہ منھن یعنی نکاح متعہ
اور قول مخالفین منسوخیت آیہ متع میں مقبول نہیں بلکہ منسوخ ہے بچند وجہ اول یہہ قول بعضے
متعصبین کا خلاف عقیدہ علمائے فحول و مقتدمیں اہل سنت قائل تنسیخ نہیں ہیں چنانچہ
فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر میں عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ نزلت ایتہ المتعہ
فی کتاب اللہ ولم ینزل بعدھا ایتہ تنسخہا دویم جس آیہ کو ناسخ اس کی قرار
دیتے ہیں یعنی آیہ الا علی ازواجھم او ماملکت ایمانھم مدنی ہے اور آیہ متعہ مکی
ہے آیہ مدنی آیہ مکی کی ناسخ نہیں ہو سکتی اس جہت سے کہ آیہ مکی سابق ہوتی ہے اور آیہ مکی
لاحق سابق لاحق کی ناسخ نہیں ہے سوم مشروعیت متعہ آیہ سے ثابت ہے اور منسوخیت
بخاری روایت سے روایت کا ناسخ آیہ ہونا خلاف عقل ہے ماورا اسکے ثبوت متعہ میں چند
دلائل عقلی موثق و مضبوط ہیں اول یہہ کہ قرائت اہلبیت علیہم السلام میں لفظ الی اجل مسمی کا
ہونا دلیل قوی ہے مشروعیت کے واسطے چنانچہ ثعلبی نے جو علمائے عظام اہل سنت سے
تھی جبیر بن ابی ثابت سے روایت کی ہے کہ جبیر نے کہا کہ ابن عباس نے مجھ کو کلام اللہ دیا
اُس میں یہہ آیہ اس صورت تھی فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی فاتو
ھن اجورھن فریضہ اور روایات کثیرہ سے ثابت ہے کہ ابن عباس و ابن جبیر و ابی
بن کعب و ابن مسعود وغیرہ نے اس آیہ کی قرات معہ جملہ الی اجل مسمی کے کی ہے درصورتیکہ قرائت
اس آیت کے معہ جملہ الی اجل مسمی مسلم ہے کسی طرح کا شبہ ورود اسکیمیں بجز نکاح منقطع
کے جس کو متع کہتے ہیں نہیں ہا دویم روایات فریقین سے ثابت ہے کہ ابن عباس فتوی
ساتھ نکاح متعہ کے دیتے تھے اور خود عمل اُس پر کرتے تھے چنانچہ مناظرہ اُن کا ابن زبیر کے
ساتھ اس باب میں مشہور ہے اور ابن عباس وہ ثقہ راوی ہیں جن کے حق میں زبان پاک
وحی ترجمان وحق بیان جناب رسالت مآب صلوۃ اللہ علیہ و آلہ الاطیاب سے جن کی
شان میں رب العالمین نے فرمایا ہے ماینطق عن الھوا ان ھو الا وحی یوحی وارد ہے انہ
کنیف ملی علماً یعنی تحقیق ابن عباس محوطہ ہے پُر از علم یہہ ابن عباس کے بدن نے علم پر احاطہ
کیا ہے بس فتوی ایسے شخص کا محمول برخلاف ہرگز نہیں ہو سکتا سوم روایت مشہورہ خلیفہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دویم کہ فرمایا انہوں نے متعتان کانتا علیٰ عہد رسول اللہ محرمہما و معاقب علیہما
متعۃ الحج و متعۃ النساء اور طبری نے جو اعظم اہل سنت سے ہیں کتاب مستنیر
میں اس طرح تحریر کیا ہے کہ خلیفہ ثانی فرمودہ ثلث کن علیٰ عہد رسول صلوٰۃ اللہ علیہ والہ
انا محرمہن و معاقب علیہن متعۃ الحج و متعۃ النساء وحی علیٰ خیر العمل ان روایات معتبرہ سے
مشروعیت و اباحت متع کی اور رواج اس کا در عہد جناب رسالت مآب صلوٰۃ اللہ علیہ
والہ اور عدم ممانعت استعمال اس کی کسی عہد میں سوائے عہد خلیفہ دویم ثابت ہے زیرا
کہ اگر کسی اور عہد میں ممانعت اسکے عمل سے صادر ہوئی ہوتی تو خلیفہ صاحب یہہ نہ فرماتے
کہ احرمہما بلکہ یہہ فرماتے کہ بعد اجرا پھر فلانے عہد میں منع ہو گیا تھا چہارم عینی شارح
صحیح بخاری نے باب غزوہ خیبر میں ابو سعید خدری سے اور جابر ابن عبد اللہ سے روایت
کی ہے کہ وہ کہتے تھے انا تمتعنا الیٰ نصف خلافت عمر حتی منع الناس فی شان عمرو
بن الحریث یعنی ہم دونو متع کرتے تھے تا نصف خلافت عمر کے تا اینکہ منع نمود عمر مردمان را
از متعہ در باب عمرو بن حریث پنجم جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفا میں جس جگہ اولیات
خلیفہ دویم کا ذکر کیا ہے لکھا ہے اول من حرم المتعۃ یعنی عمر وہ شخص ہے کہ جس نے متعہ
کو حرام کیا ہے اس تحریرات سے صاف ظاہر ہے کہ خلیفہ دویم کے منع کرنے سے پہلے
متعہ منع نہیں تھا پس جس فعل کے اباحت بحکم آلہی عہد جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ والہ میں ثابت ہو چکی ہو حرام کرنے خلیفہ صاحب سے وہ امر کس طرح حرام ہو سکتا
ہے چنانچہ روایت مشہور ہے عبد اللہ بن عمر کہ وہ فتویٰ متعہ کا دیتے تھے کہا ان سے
لوگوں نے کہ تم فتویٰ جواز متعہ کا دیتے ہو حالانکہ تمہارے باپ نے متعہ حرام کیا تھا کہا عبد اللہ
بن عمر نے کہ جس امر کو خدا اور رسول خدا نے جاری و مباح کیا ہو میرے باپ کے حرام کرنے
سے وہ فعل حرام نہیں ہوتا میرے باپ کا نسخ و مجاز تنسیخ حکم خدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ
والہ کی نہیں ہو سکتی اور روایات طریق شیعہ سے جو اباحت متعہ میں وارد ہیں وہ یہہ ہیں
محمد بن یعقوب عن عدۃ من اصحابنا عن سہیل بن زیاد و علی بن ابراہیم عن ابیہ جمیعا عن ابن
ابی نجران عن عاصم بن حمید عن ابی بصیر قال سئلت ابا جعفر علیہ السلام عن المتعۃ فقال نزلت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

[illegible] فما استمتعتم به منهن فآتوهن اجورهن فريضة ولا جناح عليكم فيما تراضيتم به
من بعد الفريضة عنه عن محمد بن اسمعيل عن الفضل بن شاذان عن صفوان عن ابن مسكان قال
سمعت اباجعفر عليه السلام يقول كان علي عليه السلام يقول لولا ما سبقني اليه ابن الخطاب
ما زنى الا شقي الفاو عنه عن محمد بن يحيى عن عبدالله بن محمد عن علي بن الحكم عن ابان بن عثمان
عن ابي مريم عن ابي عبدالله عليه السلام قال المتعة نزل بها القرآن وجرت بها السنة
من رسول الله صلى الله عليه وآله اور بموجب روایات اہل سنت کے بھی موافق اس کے
ہیں چنانچہ مسلم نے اپنی صحیح میں عطا سے جو کہ ایک جماعت نے جابر بن عبداللہ انصاری
سے چند مسئلے دریافت کئے اُن میں سے ایک یہہ تھا کہ متعہ مشروع و حلال ہے یا نہ کہا حلال
اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اُسکو مشروع کیا بحکم آلہی ایضاً مسلم بن حجاج نے
اپنی صحیح میں باسناد خود روایت کی ہے حدثنا الحسن الحلوانی قال حدثنا عبدالرزاق
قال اخبرنا ابن جريج قال قال عطاء قدم جابر بن عبدالله معتمرا فجئناه في منزله
قال فسأله القوم عن اشياء ثم ذكروا المتعة فقال استمتعنا على عهد رسول الله
وابی بکر وعمر عمدہ دلیل عقلی اباحت متعہ میں یہہ ہے کہ وطی دو قسم پر ہے مشروع و غیر مشروع
مشروع کو عرف عام میں نکاح و غیر مشروع کو زنا کہتے ہیں اگر متعہ قسم نکاح میں نہیں ہے
تو لازم ہے کہ قسم زنا میں ہو کیونکہ نکاح و زنا میں تقابل عدم وملکہ ہے جن میں واسطہ نہیں
ہوتا بخلاف تقابل ضدین کہ اس میں واسطہ ہوتا ہے اگر متعہ زنا سے ہوتا تو بالضرور
جملہ کبائر میں مشتہر ہوتا کیونکہ زنا جملہ کبائر میں سے ہے حالانکہ ابن حجر مکی نے کتاب زواجر
میں و نیز اکثر علماء نے اپنی تصانیف میں کبائر کا حصر کیا ہے کسی نے متعہ کو شامل حصر کے
نہیں کیا ہے پس عدم شمار اس کا کبائر میں وعدم شمول اس کا زنا میں عمدہ دلیل اباحت کے
متعہ پر ہے کہ از روئے قواعد اصول فقہ جو خلقت شئے کے بعد علم حرمت اُسی سے ثابت ہوتی
ہے کما ھو مشہور کل شئ مباح حتی یعلم حرمتہ اگر کوئی کہے کہ حرمت اس کی قول خلیفہ
دوم سے ثابت ہے جواب اس کا یہہ ہے کہ حرمت مقابل حلت کے ہونی چاہیے جب کہ حلت
اس کی نص آلہی سے ثابت ہے حرمت بھی نص آلہی سے ہونی چاہیے قول خلیفہ صاحب کو حرم

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان کا کہنا ہوا۔ خود بدلائل مذکور مخدوش ہو چکا مخدوش میں حادثہ نہیں ہو سکتا اگر کہا جاوے کہ صاحب رواجریہ نے زنا کو جملہ انواع حرمت رواجریہ میں لکھا ہے متعہ کو اس قسم کا زنا تصور کیا اپنے زعم میں اس جہت سے متعہ کی تفصیل شامل نہ کیا بر نہیں کیا جواب اس کا یہ ہے کہ کتاب رواجریہ یہ کتاب زواجر ما یہ الاختلاف فی الکبائر میں لکھی ہے چنانچہ نام اسکا یہی ظاہر ہے متعہ ایک مذہب مسلمانوں کے نزدیک حلال و مباح ہے اور معمول ہے اور بعضے مذاہب اہل سنت کے اگرچہ عموماً یہ نہیں بلکہ نزدیک بعض کے ثبوت حرمت کے چنانچہ تفسیر کبیر و در منثور وغیرہ سے ثابت ہے پس اس صورت میں مختلف فیہ قرار پایا صاحب رواجر کے نزدیک اگر قطعی حرام یا مختلف فیہ ہوتا تو باتفاق اس کو مختلف فیہ میں شمار یا متفق علیہ میں کرتی حالانکہ کتاب مذکور میں اس کا ذکر نہیں پس صاحب رواجریہ کے نزدیک بھی اسکی اباحت میں کچھ کلام نہیں سوائے اس کے ابن قیم نے جو اعاظم علماء سے اور مقتدی جملہ فرق اہل سنت کے ہیں کتاب تقیید الشیطان میں جو کہ بجمیع اقسام خلاف نامشروع و بدعات اور معاصیت ان کی اور بدالیس و مکاید شیطانی مفصل تمام و بسط کلام منصوب کئے ہیں متعہ کا کہیں ذکر نہیں کیا اگر متعہ انکے نزدیک ناجائز ہوتا تو بلاریب متعہ بھی منجملہ انکے ذکر کرتے و تدالیس و مکاید شیطانی میں شمار کرتے پس ثابت ہوا کہ ان دو عالموں کے نزدیک جن کے تمام اہل سنت مقلد و پیرو ہیں اباحت متعہ میں شک نہیں ہے **فائدہ** خلیفہ صاحب نے اگر بنظر کسی مصالح وقت کے متعہ کو منع کیا ہے ہر چند وہ مصلحت ضروری تھی لیکن کسی صورت مخل مشروعیت متعہ کی نہیں ہو سکتی اس وجہ سے کہ مشروعیت متعہ بحکم خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ ثابت ہے اور ممانعت تجویز خلیفہ صاحب چنانچہ فرمایا ہے انا محرمہما قبول ممانعت میں ترجیح بلامرجح لازم آتی ہے اور ترجیح بلا مرجح و مرجوح عند الجمہور باطل ہے پیروی امر باطل کی موجب بیزاری خالق ہے اگر کوئی کہے کہ حضرت علی علیہ السلام کا بھی منع متعہ کے ایسا ہی حکم ہے چنانچہ کتاب استبصار میں جو شیعوں کی معتبر کتاب ہے حدیث موجود ہے جواب اس کا چند وجہ سے ہے اول یہ ہے کہ یہ اتہام محض ہے دلیل اتہام کی یہ ہے کہ اگر نسبت متعہ کی حکم حضرت علی علیہ السلام کا ایسا ہوتا تو ان پر منافذ احکام مخفی نہ رہتا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مذہب شیعہ کے فتاویٰ کس صورت اس کی اباحت کے جاری ہوتے اور معمول بہ کیونکر ہوتا دویم یہہ کہ کوئی دوسری حدیث ائمہ علیہ السلام سے بھی موافق اس کے ضرور وارد ہوتی حالانکہ کوئی حکم ائمہ علیہ السلام موافق اس کے ممانعت میں وارد نہیں ہے تمام احادیث متواترہ کثیرہ سے جواز اس کا ثابت ہے فقط یہی حدیث اُس کے مضمون کی ہے سوم روایت مشہور ہے حضرت علی علیہ السلام سے لولا سبقنی الیہ ابن الخطاب ما زنی الا شقی یہہ نقیض ہے قول خلیفہ دویم کا نقیض بہ معنی رفع شئے کا ہوتا ہے اور حدیث استبصار موید قول خلیفہ دویم کی ہے پس لازم آیا اجتماع ضدین سو یہہ محال ہے اور یہہ حدیث لولا سبقنی متواتر ہے اور وہ حدیث شاذ چہارم آنکہ جیسا خلیفہ صاحب نے کسی مصلحت وقتی کے اقتضا سے متعہ فرمایا تھا درصورت تسلیم اعتبار حدیث استبصار حضرت علی علیہ السلام نے بھی کسی مصلحت وقتی کی جہت سے بیان روایت سماعی کا قطع نظر از تحقیق و تصدیق حدیث کے فرمایا ہو اسی جہت سے جامع حدیث نے اس حدیث کو تصدیق نہیں کیا و معتبر نہیں گردانا چنانچہ لکھدیا ہے اس حالت میں یہہ حدیث قابل سند و محل اعتبار و مخل جواز متعہ نہیں ہو سکتے اور احکام مصالح وقتیہ استمراری نہیں ہو سکتی پنجم جواز متعہ آیہ سے ثابت ہے اور عدم جواز روایت سے روایت ناسخ آیہ کی نہیں ہو سکتی **تنبیہہ** عبد ضعیف راجی الی ربہ القوی محمد حسن المشہدی الحائری جامع اوراق معترف بہیچمدانی عرض پرداز ہے کہ شیخ جعفر طوسی علیہ الرضوان نے صاحب استبصار ما بہ الاختلاف من الاحادیث والاخبار نے کتاب مذکور میں حدیث حرمت متعہ کو ایراد فرماکے تاویل اُس کی بتقیہ ارشاد فرمائی ہے یہہ مقام محل تردد کا ہے اس وجہ سے کہ کتب محققین امامیہ مثل معلم الہدیٰ سید مرتضیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہم رضوان اللہ علیہم سے ثابت ہے کہ تقیہ رسول صلوٰۃ اللہ علیہ پر حرام ہے زیرا کہ باعث عدم اشاعت حق کا متصور ہے اور امام علیہ السلام پر اختلاف ایسی حقوق میں تقیہ جائز ہے لیکن جو امور ایصال الی اللہ سے عباد مکلفین کو دور رکھیں اُس جگہ بتقیہ امام کو جائز نہیں اور عامہ مومنین کو تقیہ اعلیٰ فرق میں جائز ہے جو منکر توحید اور نبوت اور رسالت اہل بیت علیہ السلام کی نہ ہوں مگر نسبت تقیہ بجانب امام علیہ السلام

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیجاوے تو خلاف جمہور علمائے شیعہ و عقائد حقہ انکی نیز مستلزم تسلیم حدیث کا ہوتا ہے تسلیم اس حدیث کے سوا مخالف مذہب حقہ کے ہے + اس دلیل سے کہ حدیث برجوع و آیہ قرآن مدام راجح ہے - موافق اصل مذہب حقہ کے صورت ہذا یعنی تسلیم حدیث میں ترجیح مرجوع لازم آتی ہے سو یہہ باطل ہے بلکہ نسبت تقیہ کے محمول بر تقیہ ہے زیراکہ جو حدیث کہ منسوب بائمہ طاہرین ہو بعد لحاظ رواۃ کے اگر جرح و خلل سے کل رواۃ حدیث پاک ہوں تو اُسوقت تاویل حدیث بدیگر اسلوب جایز الامکان ہے اس سبب سے کہ الزام بر امام علیہ السلام عاید ہوتا ہے جو حدیث نظر بر احوال رواۃ قابل اطمینان کے نہیں ہے تاویل کرنا اسکا بدیگر اسلوب جائز نہیں جب حقیر نے رواۃ حدیث کو کتب اسماء الرجال سے مطابق کیا تو کل روات اُس کی ضعیف غیر جید مخالف مذہب پائی چنانچہ خاکسار تصریح ہر شخص کی رواۃ حدیث سے کریگا جب اس حدیث کے راوی مجروح ہوئے تو حدیث کے غیر مسلم عند التحقیق قرار پائی پس ایسی حدیث سند دعوی میں کافی نہیں ہوسکتی تفصیل احوال رواۃ کی بدین منوال ہے اول محمد بن الحسین بن سعید یہہ شخص بدرجہ غایت ضعیف العقیدہ و ضعیف الروایت تھا بعضوں نے کہا ہے کہ غالی تھا کما ورد فی التخلیص محمد بن الحسین بن سعید الصایغ کوفی نیزل فی بنی ذھل الوصم ضعیف جداً قیل انہ غال دویم محمد بن احمد بن یحیی یروی عن الضعفا و یعتمد المراسل و لا یبالی عن اخذ باطل فی نفسہ طعن یعنے یہہ شخص بذات خود مطعون تھا اخذ باطل میں کچھ اس کو احتیاط نہ تھا چنانچہ مذکور ہوا سوم حسین بن علوان کوفی مخالف مذہب تھا مراد اس حسین ثقہ تھا وہ بھی جماعت عام میں تھا۔ اور اپنے بھائی حسین کی نسبت جو راوی حدیث ہے ثقہ تھا ورنہ ثقاہت کاملہ اُس میں نہ تھی لیکن اُن کو رغبت و محبت امام علیہ السلام تھی چنانچہ صاحب مخلیص تحریر فرمودہ چہارم عمر بن خالد الواسطی یہہ شخص واسط کے رہنے والا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہل سنت ... تھا حضرت زید سے اکثر روایت کرتا تھا مگر اس کو محبت اہل بیت سے تھی نہایت درجہ ثقاہت میں مجہول الحال تھا چنانچہ تخلیص میں مرقوم ہے عمر بن خالد واسطی روی عن زید بن علی علیہ السلام کان من رجال العامۃ الا ان [illegible] خنصر علی معنی الفقہ [illegible]

باب دوم در ارکان و احکام و آداب متعہ اس باب میں دو فصلیں ہیں

فصل اوّل ارکان متعہ میں

ارکان جمع رکن ہے رکن بمعنی لغوی ... تحقیق یا وہ چیز جس پر ... شے ... کا ہو رکن متعہ کے چار ہیں اول صیغہ دوم محل سوم اجل چہارم مہر اگر بعد ... ان رکن ارکان چہار ... سے فرض کیا جاوے تو متعہ عمل نہیں اگر موافقت ایسے متعہ سے واقع ہو جس کا کوئی رکن مفقود ہے وہ فعل حرام ہے زنا میں داخل ہے زیرا کہ خلاف وضع شرعی کے واقع ہوتا ہے

امر رکن اوّل صیغہ ہے پس صیغہ وہ لفظ ہے جو شرع نے وضع کیا ہے واسطے صحت و حلت اس نکاح کے وہ دو لفظ ہیں ایک کو ایجاب کہتے ہیں دوسرے کو قبول ایجاب منجانب زن کے ہوتا ہے قبول منجانب مرد کے ایجاب کے تین کلمہ ہیں زوجتک و متعتک و انکحتک قبول کے دو کلمہ ہیں قبلت و رضیت چنانچہ مرد نسبت بروایت ابان بن تغلب قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام کیف اقول لها اذا خلوت بها قال تقول اتزوجک متعۃ علی کتاب اللہ و سنۃ نبیہ لا وارثۃ و لا موروثۃ کذا و کذا یوما و ان شئت کذا و کذا سنۃ بکذا و کذا درهما و تسمی من الاجر ما تراضیتما علیہ قلیلا کان او کثیرا فاذا قالت نعم فقد رضیت و هی امرأتک و انت اولی الناس بها ایضاً بروایت ابن بصیر عن تغلب قال تقول اتزوجتک متعۃ علی کتاب اللہ و سنۃ نبیہ نکاحا غیر سفاح و علی ان لا ترثنی و لا ارثک کذا و کذا یوما بکذا و کذا درهما و علی ان علیک العدۃ ایضاً ابن عمران هشام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بن سالم قال قلت کیف یتزوج المتعہ قال یقول اتزوجک کذا و کذا یوماً
بکذا و کذا درہما فاذا مضت تلک الایام کان طلاقہا فی شرطہا و لا
عدۃ لہا علیک صورت ترکیب ان الفاظ کی انشاء اللہ تعالیٰ بعد ذکر چار رعل
رکن کے بیان ہوگی * رکن دویم محل ہے یعنی جائے وقوع نکاح وہ
عورت ہے جس سے نکاح کیا جاوے * شرط اس میں یہہ ہے کہ زوجہ ممتوعہ
مسلمان یا اہل کتاب میں سے ہو مثل یہودیہ یا نصرانیہ یا مجوسیہ کے لیکن
اُس کو پینے شراب یا کھانے حرام سے منع کرے متعہ جائز نہیں زن بت پرست
و زن ناصبیہ معلنہ سے معلنہ کہتے ہیں * اُس کو جو اعلان عداوت کا کرے اور
ناصبیہ اُس کو کہتے ہیں جو موالیان اہل سنت سے اظہار عداوت کا کرے مثل خوارج
وغیرہ کے جائز نہیں متعہ زن شوہر دار و صاحب عدۃ سے خواہ عدۃ طلاق ہو
خواہ فراق از موت ہو و خواہ عدۃ خلع نیز جائز نہیں کنیز کے ساتھ بدون اذن
اُس کے مالک کے و زن کنیز سے زن آزاد پر مگر باذن زن آزاد ایسی ہے
بھانجی و بھتیجی زن سے مگر باذن زن او رجائز نہیں زن زانیہ سے اور حکم جمع
بین الاختین نکاح و متعہ میں مساوی ہے یعنے جائز نہیں اور جائز ہے جمع با زیادہ از چار
زن بلا قید انتہا کے متعہ میں اور مکروہ ہے متعہ بدون ضرورت مع باکرہ روایت
اسمعیل عن الرضا علیہ السلام فی حدیث قال لا ینبغی لک ان تتزوج الا بماھو
مومنۃ ان اللہ عزوجل یقول الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ و
الزانیہ لا ینکحہا الا زان او مشرک و جوہ ذالک عن ابی عبداللہ انہ سئلہ
انہ سال عن المتعہ فقال لا ینبغی لک ان تتزوج الا بمومنۃ او مسلمۃ
ایضاً اسمعیل بن سعد الاشعری قال سئلہ عن الرجل یمتنع من الیہودیۃ
والنصرانیۃ قال لا اری بذلک باسا قال قلت فالمجوسیۃ قال و فائدہ
ان دونوں حدیثوں میں تعارض واقع ہے موجب تعارض مخبر اختلاف روایات
اور کوئی امر نہیں ایسے مقام میں حکم رجحان پر ہو تا صادر ہوتا ہی اس خاص امر کی

Presented by: Rana Jabir Abbas

تحقیق میں جواز کو ترجیح حاصل ہے دو دلیل سے اول یہہ کہ جواز میں دو حدیثیں وارد ہیں اور عدم جواز میں ایک ساذ حکم ہے دویم جواز میں حکم دو امام علیہما السلام کا متفق ہے اور عدم جواز میں ایک امام کا حکم ہے لہذا شیخ جعفر طوسی علیہ الرحمتہ نے محمول بر کراہت کیا ہے عند تمکین غیر مجوسیہ و با عدم تمکین غیر مجوسیہ جابر تصور فرمایا ہے چنانچہ استبصار میں مفصل بیان ہے لیکن نظر بتطبیق فیما میں حکیں ممکن ہے کہ ممانعت نسبت مجوس غدا و شبیہہ کے وارد ہوئی ہو چونکہ یہہ امر یقینی نہیں ایسے مقام میں استنباہ نسبت روایت کے ہی ہوتا ہے لہذا ملاحظہ احوال روات کا ضرور ہوا چنانچہ خاکسار نے کتب رجال سے روات کو جو دیکھا تو تینوں حدیثوں کے راوی ثقہ پائے مگر محمد ابن سنان کہ یہہ مختلف الاحوال ہے ہر چند ضعف کو نسبت اس کی رجحان ہے مگر بنظر تصدیق محقق اول علیہ الرحمتہ صحت ان دو احادیث میں کچھ شبہ نہیں چنانچہ شرائع میں فرمایا ہے علی اسہر الروایتیں وہ جو بعضے حضرات جواز متع میں زن مجوسیہ کے ساتھ توجہ عدم شہرت کتاب مجوس و نامعلوم ہونے سے ان کی مجوس کو منجملہ کفار غیر کتابیہ شمار گفتگو کرتے جواز میں قابل التفات کے نہیں بامن دلیل کہ یہہ امر مسلم مذہب حقہ امامیہ کا ہے کہ علماے امامیہ رضوان اللہ علیہم کسی مسئلہ میں بدون ثبوت ساز نص اپنی رائے کو دخل نہیں فرماتے جیسا کہ جناب نبی صلوۃ اللہ علیہ و الہ کوئی کلام بدون وحی الہی کے ارشاد نہیں فرماتے یہی نص ما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی شاہد اس مقال کی ہے نیز علماے امامیہ رضوان اللہ علیہم الرحمتہ والرضوان نے مجوس کو شامل اہل کتاب کیا ہے چنانچہ شرائع میں محقق اول نے فرمایا ہے۔ فلیشترط ان تکون الروضہ مسلمتہ او کتابیہ کالیہودیہ والنصرانیہ والمجوسیۃ علی اشہر الروایتین انتہی

پس بنظر تحقیق محقق اول علیہ الرحمتہ کی گفتگو کو اس امر میں مجال گنجائش نہیں ثانیاً حیات القلوب میں حیات علامہ مجلسی علیہ الرحمتہ کی بروایت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام مجوس کو منجملہ اہل کتاب شمار کیا ہے اور نبی اُن کے نام جاماسپ تحریر فرمایا ہے پس درصورت تسلیم ابن حدیث کوئی محل اعتراض کا نہیں جناب ہادیانا و مقتدانا مولوی ابوالقاسم دام اللہ بقائہم نے اپنے رسالہ برہان المتعہ میں اولویت ترک کو مطلق تحریر فرمایا ہے اگر مقید بشرط عدم میسر غیر مجوسیہ کے فرماتے تو اولیٰ تر تھا جیسا کہ شیخ جعفر طوسی علیہ الرحمتہ نے ارشاد فرمایا ہے زیرا کہ ماخذ مطلق اولویت ترک کا کسے معلوم نہیں و مروی بروایت اسحٰق الخذاعن محمد بن الفیض قال سئلت ابا عبداللہ علیہ السلام عن المتعتہ قال نعم اذا کانت عارفتہ الی ان قال وایاکم والکواشف والدواعی والبغایا وذوات الازواج قلت ما الکواشف قال اللواتی یکاشفن وبیوتھن معلومتہ ویوتین قلت فالدواعی قال اللواتی یدعون الی انفسھن وقد عرض بالفساد قلت فالبغایا قال المعروفات بالزنا وذوات الازواج قال المطلقات علی غیر السنتہ ایضاً بروایت ابی نصیر عن الرضا علیہ السلام قال سئلتہ یتمتع بالامتہ باذن اھلھا قال نعم ان اللہ عزوجل یقول فانکحوھن باذن اھلھن ایضاً بروایت اسمٰعیل قال سئلت ابا الحسن ھل للرجل ان یتمتع من المملوکتہ باذن اھلھا ولہ امرءۃ حرۃ قال نعم اذا رضیت الحرۃ قلت فان اذنت الحرۃ یتمتع قال نعم ایضاً بروایت یرید عارہ سئلت امام الحسین علیہ السلام عن المتعہ فقال ھی حلال مباح مطلق لمن لم یغنیہ اللہ بالتزویج فلیستعفف بالمتعتہ فان استغنی عنھا بالتزویج فھی مباح لہ اذا غاب عنھا و بروایت المحقق عن بکر بن محمد فقال لا و بروایت محمد قال سئلت ابا الحسن عن المتعتہ اھی من الاربع فقال لا و بروایت زرارۃ عن ابیہ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ذکرت لہ المتعتہ اھی من الاربع فقال تزوج منھن الفا فانھن مستاجرات والصاعن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زرارہ بن اعین قال قلت ما یحل من المتعۃ قال کم شئت وبروایت
ابی نصر عن ابی الحسن علیہ السلام قال سألتہ عن الرجل یکون لہ
جاریۃ بتزوج باختہا متعۃ قال لا یعنی سوم اجل ہے یعنی
متعہ میں یہہ شرط ہے متعہ میں اگر ذکر اس کا صیغہ میں نہ کیا جاوے تو نکاح
دائمی منعقد ہو جاویگا موافق مذہب شیخ وابن براج وابن صلاح وسید وابن زہرہ
محقق اول صاحب شرایع کی لو توہم من حدیث عبد اللہ بن سنان
اور ابن ادریس و علامہ بطلان عقد کی جانب گئے ہیں اس لئے کہ اجل شرط صحت
متعہ ہے بھی باخلال بشرط مبطل مشروط کا ہوتا ہے و لو توہما بروایت زرارہ
وابان بن ... عرض کرتا ہے خاکسار مولف رسالہ کہ قول اخرین راجح ہے اس دلیل
سے کہ نکاح دو قسم ہے دائم اور منقطع فیما ہیں دو نو قسموں کی نسبت مباین نسبت
ایجاب و سلب ہے جس میں واسطہ نہیں ہے اور امر متباین فیما بین نکاح میں
شرط اجل ہے چونکہ رفع شئے موجب ثبوت ضد شئے کا ہوتا ہے جس صورت
شرط اجل رفع ہوئی ضد اس کی کہ بطلان عقد ہی لازم آیا مولف کے نزدیک
زرارہ وابان کے انعقاد نکاح سے نکاح دائمی ہو نہ نکاح منقطع کیونکہ
... عمر ... ہو اجل کا معین و محفوظ و محدود ہونا شرط ہے ہر چند ...
منقطع میں جس کی مدت اجل مدت عمر تا ... ہو محدود ہونے میں
شک نہیں لیکن یہہ مدت معین بسنین وشہور وایام نہیں حالانکہ بدیں صفت
اجل کا موصوف ہونا شرط ہے اور قول اخرین کے مراد بطلان عقد سے شاید
عقد منقطع ہو جو فانحن فیہ ہے نہ نکاح دوام اور قلت وکثرت مدت کا کچھ اندازہ
مقرر نہیں جس قدر ہر دو رضا ہوں خواہ روز منہی خواہ سال مثل اس کی ...
متعہ کیا جیسے اسوقت سے تا زوال یا غروب یا دو روز یا ایک ماہ یا دو سال چنانچہ
ہشام بن سالم سے روایت ہے قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام
تزوج المرأۃ متعۃ ... متعۃ قال فقال ذالک استد علیک ...

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وتزک ولا یجوز لک ان تطلقها الا علی طہر وشاہدین قلت اصلحک اللہ
فلیعت تزوجہا قال ایاما معدودۃ بشی مسمی مقدار ما تراضیتم فاذا مضت
ایامہا کان طلاقہا فی شرطہا ولا نفقۃ ولا عدۃ لہا علیک
الحدیث واجب ہے عورت پر وقایہ مدت کا جس قدر اجرائی باقی جاوے
اگر بعد اجرائے صیغہ وجمع شرائط کے موافقت تا انقضائے مدت متروک
رہی اس صورت میں جو اجرہ قرار پائیگا لازم ہوگا ادا اُسکا خواہ موافقت
اُس مدت میں واقع ہو خواہ نہ ہو اور انفکاک متعہ میں طلاق ضرور نہیں بدون
طلاق کے بعد انقضائے مدت کے علیحدہ ہوجاوے گی چنانچہ مروی نسبت بروایت
محمد بن اسمعیل عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال قلت لہ الرجل یتزوج
المراۃ متعۃ سنۃ او اقل او اکثر قال اذا کان شیئا معلوما الی اجل معلوم
قال قلت وتبین بغیر طلاق قال نعم فائدہ عرض کرتا ہے خاکسار مولف
مفہوم اکثر احادیث واحکام فقہا کا یہ ہے کہ وضع نا اجرہ بقدر مدت
ترک موافقت جائز ہے چنانچہ رکن چہارم کے ... ہوگا معہ انفس کے
گمان نہ ہو کہ ان دو مسئلوں میں تعارض واقع ہے زیرا کہ حکم ادائے اجرت
مدت ترک موافقت کا اُس صورت میں ہے جو ترک بحالت اختیاری مثل عدم ...
کے یا بحالت اضطراری مثل مرض یا حبس کے منجانب شوہر واقع ہو اور حکم
وضع اجرہ اُسی صورت میں کہ بحالت اختیاری یا بحالت اضطراری مثل نشوز
منجانب زن کی ظہور میں آوے چنانچہ متع وضع مدت حیض کا دلیل صریح
ہے رکن چہارم مہر ہے یہہ شرط ہے عقد متعہ میں کہ مقرر کیا جاوے
بدون تقرر مہر کے عقد باطل ہوگا بخلاف نکاح دائمی کے کہ اس میں اگر تعیین نہ ہو
تو مہر مثل قرار پاویگا نکاح باطل نہ ہوگا نیز شرط یہہ ہے کہ مہر ملک اُس شخص کی
ہو جو نکاح کرتا ہے اور قبضہ میں اُس کے ہو یعنے تا کہ اُس کے پاس موجود ہو نہ مثل
اس کے کہ اس کا قرضہ کسی کے ذمہ ہو اُس قرضہ کو مہر میں حوالہ منکوحہ کے

Presented by: Rana Jabir Abbas

کردے نیز شرط ہے کہ مہر میں کسی طرح کا اہمال نہ ہو یعنے معلوم ہو ساتھ وزن کے
یا کیل کے یا عدد کے یا وصف کے یا معلوم ہو ساتھ مشاہدہ کے مثل وزن
جو کے اسقدر پیمانہ فلاں جنس کا یا عدد میں اسقدر روپیہ یا فلانی قسم کا لباس
یا یہہ اسپ یا رخت جو روبرو ہے مقدار مہر کے شرع میں معین نہیں ہے خواہ کم ہو
خواہ زیادہ حتیٰ کہ یکمشت جو یا خرما وغیرہ اجناس لیکن شرط ہے کہ قیمت اُس جنس
کی ہو سکے اور لازم ہے ادا کرنا مہر کا ساتھ عقد کے غیر ماجل یعنے نقد دے بخلاف
نکاح دوام کے کہ اُس میں مہر ماجل یعنے دوسرے وقت مہر ادا کیا جاوے اور
غیر ماجل بھی اگر شوہر قبل از دخول مدت معین منکوحہ کو بخشدے تو واجب ہوگا ادا کرنا
نصف مہر کا اگر بعد دخول کے بخشے تو تمام مہر قرار پاویگا مگر ساتھ شرط وفائے مدت
کے منجانب زن کی سے اگر بعض مدت میں دخول کیا ہو تو اُسی قدر مدت کا مہر
کل مہر میں سے ادا کرنا واجب ہے باقی کو مختار ہے چاہے ادا کرے چاہے
وضع کرے لیکن ایام حیض وضع نہیں کر سکتا چنانچہ مرویست بروایت عمر
بن حنظلہ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اتزوج المرأۃ شہرا بشی
مسمی فتاتی بعض الشہر ولا تفی ببعض قال یحبس عنہا من صداقہا
مقدار ما احتبست عنک الا ایام حیضہا فانہا لہا اگر بعد عقد کے فساد
نکاح ظاہر ہوا اس کی کہ وہ عورت صاحب زوج ہو یا خواہر زوجہ سابق ناکح کی
یا مادر اُس کی زوجہ کی ہو مثل اس کے کوئی امر موجب فسخ کا ہو اگر یہہ فساد
قبل از دخول ظاہر ہوا ہو دریں صورت مہر کا دینا لازم نہیں اگر ادا کردیا ہو واپس
لینا لازم ہے اگر بعد دخول کے ظاہر ہوا ہو اور عورت مہر لے چکی ہو اُس کا واپس
لینا نہیں لازم اس صورت میں اگر بعض مہر ادا کردیا ہو اور بعض باقی ہو تو
جو کچھہ لے چکی ہے وہ حق اُس کا ہے جس قدر باقی ہو اُس کا مطالبہ نہیں کرسکتی
چنانچہ مرویست بروایت حفص بن البختری عن ابی عبداللہ علیہ السلام
قال اذا بقی علیہ شیء من المہر وعلم ان لہا زوجا فما اخذت نسیئتہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فلها ما استحل من فرجها ويحبس عليها ما بقي عندها ۔ اور جایز ہے ایک عورت سے کئی دفعہ متعہ
کرنا خواہ بطریق ایزاد مدت کے خواہ بعد تمام ہونے مدت از متعہ دیگر چنانچہ مرویست بروایت
عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا تکون متعۃ الا امر بین اجل مسمی واجر مسمی و بروایت
زرارہ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت له الرجل یتزوج المتعۃ وتقضی شرطها ثم یتزوجها رجل اخر حتی بانت
منه ثم یتزوجها الاول حتی بانت منه ثلثا وتزوجت ثلثۃ ازواج یحل له ان یتزوجها قال نعم کم شاء
لیس هذه مثل الحرۃ هذه مستاجرۃ وهی بمنزلۃ الاماء ۔ مسئلہ اگر کسی شخص
نے بعد متعہ یعنی اجراے صیغہ کی مدت متعہ زن ممنوعہ کو خواہ قبل از دخول خواہ بعد
از دخول معاف کردی ہو بعد معاف کرنے مدت کے پھر رجوع کرنا اُسکو جایز نہیں ہے
مدت میں جو بسل کی ہے چنانچہ مرویست بروایت علی بن رباب قال کتب الیہ اسمعیل بن رجل
تمتع بامرءۃ ثم وهب لها ایامها قبل ان یفضی الیها او وهب لها ایامها بعد ما افضی الیها
هل له ان یرجع فیما وهب ۔ ۔ ۔ فوقع لا یرجع ۔ متعہ میں شاہد اور اعلان
کچھ ضرور نہیں البتہ مستحب ہے واسطے رفع تہمت زنا و فجور کے اور کافی ہیں شاہد متعہ
میں واسطے رفع اشتباہ ۔ ۔ ۔ بروایت
مغیرہ قال سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام ۔ ۔ ۔ قال الرجل والمراۃ
۔ متعہ وراثت نہ پانا تا کہ زوج ہیں سے زوجہ کو و ترکہ زوجہ ۔ ۔ زوج کو ثابت نہیں
مگر در صورتیکہ وقت نکاح کے موارثت کے شرط ۔ ۔ ۔ نکاح دوام کے کہ اُس میں
واسطے موارثت کے ضرورت شرط ۔ ۔ ۔ نکاح ۔ تا حیات کافی
ہے موارثت کے واسطے چنانچہ ۔ ۔ بروایت ۔ ۔ عن ابی الحسن الرضا
علیہ السلام قال تزویج المتعۃ نکاح بمیراث و نکاح بغیر میراث ان اشترطت کان
۔ ۔ لم تشترط لم یکن ۔ ۔ ۔ عرض کرتا ہے ۔ ۔ ۔ شیخ طوسی علیہ الرحمۃ
کے نزدیک نفی توارث لوازم متعہ میں سے ہے ۔ ۔ بشرط توارث کے ۔ ۔
شرط ۔ ارث کے ثبوت توارث ۔ ۔ ۔ استبصار میں ما اختلف الاخبار
میں فرمایا ہے لان الوجه فیما ذکرناه ۔ ۔ ۔ بینهما سواء ۔ ۔ المیراث ۔ ۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لان هذه الاحکام اللازمة فی الاسد نفی التوارث وانما یحتاج ثبوت التوارث الی الشرط
اس تمام پر تصریح اس امر کی ضروری ہے کہ اطلاق زوجیت [illegible] زوجہ متعہ و غیرہ
موقوف نہ پڑ [illegible] سب ہے جیسا کہ [illegible] اتفاق سے معتبر درست ہے [illegible] وجہ نفقہ [illegible]
منکوحہ متعہ یا جل یعنی دوام [illegible] کے [illegible] واضح ہو کہ نفقہ [illegible] زوجیت [illegible] ہے
اور زوج یعنی جفت [illegible] بمعنی [illegible] کے اور اصطلاح فقہا [illegible] بمعنی لغوی [illegible]
[illegible] اسی جہت سے جو تصرف زوج [illegible] ان احکام
شرعیہ کے موافق [illegible] لفظ زوجیت کا اس پر اطلاق نہیں پایا اور [illegible] بہت فیما بین
[illegible] علت عدم توارث منکوحہ موقت کے وقوع قطع تعلق کا سبب
[illegible] اختیاری [illegible] کہ وہ سبب اختیاری [illegible] ظاہر ہے
یا بعد میں اتفاقاً واقع ہو مثال اول کی [illegible] مثال ثانی کی طلاق
و خلع ہے ہر چند موت بھی سبب قطع تعلق کا ہے [illegible] بوجہ غیر اختیاری ہونے کے خود
منع ارث کا نہیں ہو سکتی منع ارث کے [illegible] قطع تعلق کا اختیاری ہونا شرط
[illegible] نکاح دوام میں سبب اختیاری قطع تعلق [illegible] بعد عقد نکاح کے
[illegible] واقع ہوا ہے شارع نے منع ارث کو [illegible] اسی جہت سے بروقوع سبب کے
تجویز کیا ہے اور نکاح متعہ میں سبب اختیاری قطع تعلق [illegible] انقضائے
مدت متعہ [illegible] شارع نے منع ارث کو اس نکاح میں قبل
تجویز لیا ہے اس وجہ سے کہ سبب قطع تعلق [illegible] قبل از مناکحت [illegible]
اولاد متعہ کی لاحق ہو گی صاحب فراش کی یعنی ناکح کے ہر چند وقت عقد
کی شرط عدم لحوق کی ہووی اور عزل بھی عمل میں آوے باوجود شرط عدم لحوق و عزل
ورثہ پانیکی ترکہ پدری سے مستحق ہوگا بوجہ عدم لزوم شرط کے بعلت بطلان شرط
زیرا کہ ہر شرط خلاف احکام شرعیہ کے ہے جو امر کہ خلاف شرع کے ہوتا ہی باطل ہے
[illegible] باطل نافذ نہیں ہوتی [illegible] و لیست بروایت مسلم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام نے
حدیث فی المتعة قال قلت ارأیت ان حبلت قال هو ولده ایضاً اسمعیل بن بزیع

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قال سأل رجل ابو الرضا علیہ السلام وانا اسمع عن الرجل یتزوج المراة متعة ویشترط علیها ان لا یطلب

ولدها فتاتی بعد ذلک بولد فینکر الولد فشدد فی ذلک قال یجحد وکیف یجحد اعظاما لذلک

قال الرجل فان اتهمها قال لا ینبغی لک ان تتزوج الا مؤمنة او مسلمة   عدہ متعہ کا حمل و

پینتالیس روز ہیں یعنے اگر زن بعد انقضائی مدت متعہ کے دوسرا متعہ دیگر شخص سے

ساتھ کرنا چاہئے تو لازم ہے اسکو پینتالیس روز کا عدہ رکھے بعد عدہ کے متعہ

دوسرا کرے اس وجہ سے کہ عدہ طلاق زن آزاد مستقیمۃ الحیض تین مہینہ ہیں یا

تین طہر اور عدہ کنیزان اور عدہ طلاق کا نصف آزاد کا ہے پس زن ممنوعہ بمنزلہ کنیزہ کے

متصور ہے ایسے احکام میں عدہ بھی اسی کا ہے مانند عدہ کنیزہ کے ہونا لازم ہے

چنانچہ مروی ہے بروایت زرارہ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال ان کانت تحیض فحیضة

وان کانت لا تحیض فشهر ونصف ایضا بروایت ابی عمیر عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام

قال قال ابو جعفر علیہ السلام عدة المتمتعة خمسة واربعون یوما والاحتیاط خمسة واربعون

لیلة اگر مرد بعد عقد متعہ کے فوت ہو جاوے مدت متعہ باقی رہے تو عورت

کو لازم ہے عدہ وفات رکھنا وہ چار ماہ دس روز ہیں اور عدہ وفات آزاد و کنیز میں

تفاوت نہیں دونوں مساوی ہیں چنانچہ مروی ہے بروایت عبد الرحمن بن الحجاج

قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن المراة یتزوجها الرجل متعة ثم یتوفی عنها ہل علیها

العدة فقال تعتد باربعة اشهر وعشرا   نفقہ و سکنی زن ممنوعہ کا مرد پر واجب نہیں علی ہذا قسمت

بھی نہیں ہوتی بخلاف نکاح دائمی کے کہ اس میں نفقہ و سکنی و قسمت واجب ہے مرد پر بشرط تمکین و عدم نشوز

چنانچہ مروی ہے بروایت ہشام بن سالم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی حدیث فی المتعة قال لا نفقة ولا عدة

علیک وایضا عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی المتعة قال لا میراث ولا قسمة ولا

طلب والملک ولا عدة لک علیها   عزل زن متمتع بہا جائز ہے بخلاف

زن منکوحہ کے کہ عزل زن منکوحہ سے جائز نہیں چنانچہ مروی ہے بروایت محمد بن

مسلم قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن العزل فقال ذلک الی الرجل یصرفه حیث

شاء   جائز ہے تجدید متعہ بعد اتنظار عدہ کے زمانہ متعہ کرنیوالے کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زن ممنوعہ کے ساتھ چنانچہ مرویست بروایت عبد الرحمن بن ابی نجران واحمد بن ابی نصر
قال لا باس ان تزوجها ... وتزیدها اذا انقطع الاجل فیما بینکما تقول لها استحللتک باجل اخر
برضا منها ولا یحل ذالک لغیرک حتی تنقضی عدتها وبروایت ابی ... اذا تزوج الرجل المراۃ متعۃ کان
علیها عدۃ لغیرہ فاذا اراد ہو ان یتزوجها لم یکن علیها عدۃ یتزوجها اذا شاء جائز ہی ایک عورت سی کئی مرتبہ
متعہ کرنا زن ممنوعہ بعد سیوم مرتبہ کے حرام نہیں ہوتی مثل نکاح کے کہ بعد تین مرتبہ
کے نکاح ایک شوہر سے پھر حرام موبد ہو جاتی ہے ومرویست بروایت ازارہ
عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ الرجل یتزوج المتعۃ وینقضی شرطها ثم یتزوجها رجل اخر حتی
بانت منہ ثم یتزوجها الاول حتی بانت منہ ثلثا وتزوجت ثلثۃ ازواج یحل للاول ان یتزوجها
قال نعم کم شاء ... مثل الحرہ ہذہ مستاجرہ وهی بمنزلۃ الاماء وبروایت علی بن الحکم
عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یتمتع من المراۃ [illegible] قال لا باس یتمتع منها ما شاء
... اگر زن بالغہ رسیدہ متعہ کرے ولی اس زن کو اعتراض لازم نہیں ہر چند باکرہ ہو
چنانچہ مرویست بروایت سعدان بن مسلم عن رجل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا باس بتزویج
البکر اذا رضیت بغیر اذن ابویها ایضا باسنادہ عن ابی سعید عن الحلبی قال سألتہ عن التمتع من البکر اذا کانت
بین ابویها بلا اذن ابویها قال لا باس ما لم یقتض ما هناک لتعف بذلک اور بعض روایت سے
کراہت جواز متعہ میں باکرہ سے بدون اذن باپ اسکے کے ثابت ہے چنانچہ بروایت
ابی نصر عن الرضا علیہ السلام قال البکر لا یتزوج متعۃ الا باذن ابیها وبروایت حفص بن البختری
عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یتزوج البکر متعۃ قال یکرہ للعیب علی اهلها عرض کرتا ہے مولف
کہ مفہوم ان دونو حدیثوں میں کچھ تعرض نہیں مآل ان دونو کا واحد ہے ہر چند تلفظ میں
اندک تفاوت ہے اور روایت ہی انکی تفقہ میں مگر محمد بن احمد مخدوش ہے اس مقام پر
مخدوش ہونا اس کا کچھ قادح مقصود نہیں ہے اخر دعونا الحمد للہ العلی العظیم علی نعمائہ العمیم
وافضالہ الجسیم ونصلی علی محمد وآلہ الکریم قد فرغت من تسوید ہذہ المسودہ تاسع من الصوم
... والہ من ... ملوا [illegible] ...

تمت فقط

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اجـــــــــــازہ

مؤلف رسالہ ہذا کو جو منجانب علمائے عصر حاصل ہے
بنابر اظہار وثوق اعتبار مولف شامل طبع
رسالہ ہذا کر دیا معہ ترجمہ کی بزبان اردو
تاکہ بیندگان رسالہ ہذا احوال
مصنف سے مطلع ہو کے
رسالہ ہذا کو مستند
سمجھیں

بســـــــــــم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الصلوٰۃ معراجاً للمومنین وتقرباً
جمیع حمد ثابت ہے واسطے اس اللہ کے جس نے گردانا نماز کو معراج واسطے مومنین کے اور نزدیکی واسطے
للمتقین واقامتہا بالجماعۃ من افاضل سنن الدین وقد اشار
پرہیزگاروں کے اور قائم کرنا نماز کا ہمراہ جماعت کے بزرگترین سنتہائے دین سے بھی تحقیق اشارہ کیا ہے
الیہا سبحانہ فی کتابہ المبین بقولہ تعالیٰ وارکعوا مع
طرف اُس امر کے اللہ پاک نے کتاب اپنی میں جو روشن ہے ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے یعنے نماز پڑھو تم ساتھ
الراکعین والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبینا افضل المرسلین وآلہ
نماز پڑھنے والوں کے اور درود اور سلام نبی ہمارے پر جو افضل مرسلین کے ہے اور آل انکی
البررۃ الطیبین الطاہرین اما بعد فان صلوٰۃ الجماعۃ
پر جو نیک، اور طیب اور طاہر ہین بعد حمد و صلوٰۃ کے پس تحقیق نماز جماعت کی
وصلت فی الاشتہار الی حد لا یکاد یخفی علیٰ اولوا الابصار
پہنچی ہے شہرت میں طرف ایک حد کی کہ نہیں رہی پوشیدہ صاحبان بینائی پر
ثم لا یعزب عن الاخوان فی الدین وموالی المعصومین
بعد ازان پوشیدہ نہیں برادران دینی سے اور دوستان آئمہ معصومین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

المکرم باتیان المسجد الخصیب الاحمد المتوفق ل

مکرم ہیں سے بتحقیق سید صاحب نسیب و صاحب حسیب صاحب حسب اقتدار کردہ شدہ

الادیب الاریب ذی الطبع الناقد والذھن الصائب الکامل

صاحب ادب صاحب طبع روشن اور صاحب ذہن ارشند در

فی بحار العلوم الدینیة والسابح فی ریاض المعارف الیقینیة

غوطہائے علوم دینی اور چرندہ در باغہائے معارف یقین کا

الموفق من الموفق الجلیل المتعال للاجتھاد ... الالہیة

توفیق دادہ شدہ توفیق دہندہ والا بزرگ و بلند سے واسطے کوشش کے امور الہی میں سے اور نیک

من الاعمال الصالحة فی تحصیل مرضاة الله العاکف

عملوں میں سے ہمیشہ کوشش کرنیوالا واسطے حاصل کرنی خوشنودی الہی خدا کی نشستہ کے

العاکف فی معابدہ باللیل والنھار سلالة الافاضل الکرام

نشستہ جائے عبادت اپنی میں شب و روز برگزیدہ فاضلان بزرگ کا

نخبة الاعلام ... من المکلف ... حبیب

برگزیدہ نجیبان بزرگ کا بزرگ امینان زمانہ کا صاحب و صاحب بزرگی

جناب السید محمد حسن رفع الله المتعال ذروة الایقاع

جناب سید محمد حسن بلند کرے اللہ تعالیٰ طرف بلندی ... کے

وو قاہ حوادث النھار واللیل بالحجة صلی الله علیه وآله

نگاہ رکھے حادثات روز و شب سے بطفیل ... درود اللہ کا آپ پر اور آل

علیه وعلیهم الصلوٰة خیر ال فلما ظهر لی ... من

اُن کی پر درود جو ... بتحقیق ... ظاہر ...

الاذان اخبار بعض الاخبار اتصافه بالصفات ...

اور خبر دینی بعض ... سے موصوف ہونا اُن کا ساتھ ... کے

اسماعه للمناقب الحسنة والصفات ...

اور صفات ...

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

والاخلاق الكريمة والفضائل السنية فهو المجاز في امامة الجمعة

اور اخلاق بزرگ کے اور فضیلتاں محکم کے پس وہ مجاز ہے قائم کرنے نماز جمع

والجماعات وان يؤم من اراد الاقتداء به في فرائض الصلوة واوصيه

اور جماعت کا اور یہ ہے کہ امام کریں اسکو جو کوئی چاہے پیروی اسکی فرائض نماز میں اور نصیحت

بملازمة التقوى فانها هي العروة الوثقى وعليه بمراعاة الاحتياط

کرتا ہوں میں اسکو ساتھ ہمیشہ پرہیزگاری کے پس تحقیق پرہیزگاری چاہئے محکم ہے اور اسپر ہے نصیحت ساتھ رعایت کھی احتیاط

في كل باب فانه يوجب الفوز والنجاة يوم يقوم الحساب اخر

ہر باب میں پس احتیاط واجب کرتا ہے پہنچے نجات کو روز قیامت کے پس آخر

دعوینا ان الحمد لله رب العالمين وصلى الله على نبينا واله

دعوی ہمارا یہ ہے کہ تحقیق حمد ہے واسطے اللہ کے جو پروردگار عالم کا ہے اور درود اللہ کا نبی ہمارے پر اور ال

الطاهرين نمقه العاصي الضعيف الراجي غفران الله

طاہرین طیبین پر لکھا اسکو گنہگار ضعیف امیدوار بخشش اللہ تعالی

القوي خادم الشريعة المصطفوية السيد المصطفى المدعو

قوی سے خادم شریعت مصطفوی کا سید مصطفی مشہور

بميرزا آغا النقوي

ساتھ میرزا آغا کی تقوی

سنہ ۱۲ ھ

سید محمد هادی

ابن عمدة العلماء

سید مصطفی

خاتمہ رسالہ جو بنام نامی واسم گرامی علت موجبہ تحریر اس رسالہ کے اختتام پایا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل التوفيق اسباب المحبة ومدارج

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

التصدیق والصلوٰۃ علیٰ خیر المرسلین الذی ھو باعث ایجاد والتکوین کما قال اللہ جل جلالہ لولاک لما خلقت الافلاک وآلہ الطیبین الطاہرین الذین ھم الائمۃ المعصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین الیٰ یوم الدین ۵

کہ درین زمان سعادت وفرحت تواماں ایں رسالہ بحسن تائید رشید وامداد مفید شیر بیشہ شجاعت وفتوت مصارع میدان سخاوت ومروت متکی مسند ریاست وایالت صدر سریر حکومت وسیاست صاحب توفیق جزیل وقدر جلیل ووضع جمیل ومراتب نبیل مجمع مجاہد رفعت واقبال کہف المومنین عماد الاسلام والمسلمین زبدہ عمائد دوراں قدوہ اراشد زمان خان والاشان ذو وجیہ الامکان سلالہ اماجد اطیاب نواب مستطاب محمد احسن علیخان صاحب بہادر لا زالت شموس اقبالہ من افلاک الدوران صورت تحریر وتسوید پذیرفتہ بخوبی تمام واسلوبی مالاکلام باسم سامی ونام گرامی شان انجام واختتام یافت امید کہ مقبول نظر فیض اثر جناب ممدوح گردیدہ مفید ہر خاص وعام گردد۔ بالنبی وآلہ الامجاد صلواۃ اللہ علیہم

الیٰ یوم التناد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تاریخ طبع و تالیف رسالہ

منجانب منشی عبداللطیف صاحب ٹھیکہ دار متوطن قصبہ انبہٹہ ضلع سہارنپور حال مالیر کوٹلہ

وصف کیا ہووے اُس کتابت کا
ہو مجمل بھلا جو آیت کا

ہو سند میں جو آیت مصحف
کیوں نہ دعوی ہو شان و شوکت کا

آئی تو سامنے نظر دیکھے
زعم ہو جس کو اُس کی حرمت کا

گر نہ پائے سخن میں ایسی آیت ہو
پھر ٹھکانا نہیں ہے خفت کا

یہہ مولف کا دیکھو حسن خیال
بیٹھے بٹھلائی کام ہمت کا

بے مشقت یہہ نص قرآنی
کام آساں ہوا ہے خلقت کا

جانی قرآن نہ مانی کوئی حدیث
قید مذہب نہ پاس ملت کا

آیا جو دل میں کہدیا فی الفور
وقت جاتا رہا ہے ہیبت کا

دیکھو تو سیر کرکے دُنیا کی
نام بدنام ہے دیانت کا

ہو گیا ہے حلال جو تھا حرام
منع سے کام نکلے حلت کا

کار دُنیا میں ایسے ہیں مخبوط
خوف مطلق نہیں قیامت کا

اس رسالے کا جو مصنف ہے
مستحق ہو گیا ہے جنت کا

مسئلہ بھی کہیگا صاف وہی
جو کہ پابند ہے قناعت کا

آبرو اُس کی خاک میں ملجائیے
ہو جو خواہاں یہاں کی رفعت کا

مست نہیں ہے تو جانور ہے وہ
آدمی ہووے تو کسی مت کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جانے دے اسے لطیف یہ قصے ‌ ‌ ‌ ذکر کر کچھ خدا کی نعمت کا
راستبازی میں زخم کھاتے ہیں ‌ ‌ ‌ درجہ افزوں ہے کیوں شہادت کا
فکر تاریخ کی ہے تجھ کو لطیف ‌ ‌ ‌ وقت آخر کے پہنچا نوبت کا
ہول کے سر کو کاٹ کر لکھ دے ‌ ‌ ‌ ہے رسالہ منغہ کی حلت کا

ھ ‌ ‌ ‌ ۱۳۱۰ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ص	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۴	الفخار	الفجار	۹	۳	حدیث مرجوع	حدیث مرجوح
۵	۷	ثیما استقعم	ثما استقمتم	״	۴	ترجیح مرجح	ترجیح مرجوح
״	۹	النہاز	النہار	״	۲۰	مراداس حسین	برادر اسکا حسن
۳	۱۴	جبا کسی	جب کسی	״	۲۳	مخلیص	تخلیص
״	۱۶	معزوین	مفردین	۱۰	۱۵	مردلنبت	مرد لسیبت
۴	۳	مفقند بین	منتقد بین	۱۱	۹،۸	ناصبیہ	ناجیبہ
״	״	قابل تنسیخ نہین ہین	جو قابل تنسیخ نہین ہین	״	۱۳	مگر ابان زن	مگر باذن زن
״	۹	تجاری روایتی	افہو اس تمہاری روایتی	״	۱۴	بین الاحتین	بین الاختین
״	۱۰	مضموت ہین	مضبوط ہین	״	۱۵	مکرر ہی بدون	مکرر ہی بدون [illegible]
״	۱۷	متنع	متعہ	״	۲۰	البرجان بمتنع البتنو	البرجان بمتنع من الیہودیۃ
״	۲۲	یہہ ابن عباس	یعنی ابن عباس	۱۱	۲۱	بدلک	بذلک
۵	۶	ثابت ہی	ثابت نہین ہے	״	״	[illegible] فلاد	[illegible] فال فلاد
۶	۲	سنا ذان	سنت ذان	۱۲	۴	لیقنی	لیقینی
۷	۶	تفسیر کبیر اور منثور	تفسیر کبیر تفسیر در منثور	۱۲	۶	[illegible]	زرد شتیہ
۷	۱۱	حلوم	حلوا	״	۱۳	[illegible]	اشہر الروایتین
״	۱۲	مدالبیس	تدالبیس	״	״	بابن دلیل	بابن دلیلی
۸	۴	اوسکے مضمون کی	اس مضمون کی	״	۱۰	فرمانی ہی	فرمانی تہی
۸	۵	ستقفی الله	ستقفی الیہ	״	۲۰	المروحہ	المزوجہ
۷	۱۳	مصنوت	مضبوط	״	۱۴	کرانی جواہان	کرانے ہیبت جوادہن
״	۱۴	مدالبیس	تدالبیس	״	۱۳	کونی سی ایکی	ہوئی یعنی ایکی
۹	۶	نقیض برستی	نقیضہ پرستی	״	۲۱	اشتہر الروایتین	اشتہر الروایتین
۸	۹	منعہ فرمایا	منع فرمایا	״	۱۳	علامہ مجلسی علیہ الرحمہ جناب	بجناب علامہ مجلسی علیہ الرحمہ
״	״	خدمت علمی	خصرب علمی	۱۳	۲	کی نام	کی کا نام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۱۷	تنقیبہ	بہ تقتیبہ	۱۳	۶	اور وہ ہونٹ کسے معصوم	اُن لوگوں نے کی کوئی معصوم
//	۱۸	عبیدنا	سیدنا	//	۷	ستہلت انا طبد الصمد	سئلت ابا عبد الصمد
//	۲۱	امنسلاف	ائتلاف	//	۷	ومرد سبر واسیت	وہو لیث بن واثیہ
//	۲۳	اہل بیب	ستۃ اہل بیت	//	۹	وو ازوات الازواج	وذوات الازواج
۱۳	۸	عارفتہ	تارفہ	//	۱۵	موافقت	مواقعت
//	۱۷	اجراہ اسی	اجرہ کا اوس	//	۱۷	اجراہ اسی	اجرہ کا اوس
//	۱۱	خذوات الازواج	فذوات الازواج	//	۱۸	متنع	منع
//	۱۳	بقول	یقول	۱۶	۶	قودی	فوریہا
//	۱۵	ان تمتنع بالملوکہ	ان یتمتع من المملوکۃ	//	۸	بھی	بجی
//	۱۶	فان اذا منت	فان اذنت	//	۱۴	لاثق	لاتقی
//	۱۹	فی بیاح لہ فاعتمت	فہی مباح لہ اذا عادت	//	۱۵	عنک البد ایام	عنک اللہ ایام
//	۲۱	انجی	اجی	//	//	فالنہا لہا	فانہا لہا
۱۴	۵	ابن زبرہ	ابن زہرہ	//	۱۹	ظاہر ہو سکے	ظاہر ہو سکتا کہ سکی
//	۷	لولو نہم	لو تو ہم	//	۲۳	علیہ سمرم الدور	علیہ سقی من الکہور
//	۸	مسد سی ہی	سعد سی ہی	۱۷	۱	مرحبا	فمرحبا
//	۱۰	نسبت تبائین	نسبت تباین	//	۴	ما قلت	فال قلت
//	۱۳	عقدنے	عقد ہی	//	//	جہونہ اجل الخ	یزوجہا رجل الخ
//	۱۷	سمور	مشہور	//	۵	تجل الاول	تحل للاول
//	۱۹	جوفا	بجھا کرتی	//	۹	جو لعل کے بی	جو بھلی کی ہی
//	۲۳	منفو مرہ مبہہ	متنوعہ مبہمہ	//	//	امسلہ	ام سلمہ
۱۸	۲	تردجہا	تزوجہا	//	//	بسع	تمتع
//	۱	وتر کانت	وترکت	//	۱۱	لہی	لی
//	۲	معصت	مفضتہ	//	۱۶	موارسب	موارثت

Presented by: Rana Jabir Abbas

صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ
کشترکت	کسرکت	۲۰	۱۷	قرار	اجرائی	۴	۱۵
موہنہ	خوہمہ	۲	۱۹	موافقت	موافقت	۵	//
خلارق	خلائق	۶	//	اجبرہ	اجراہ	۱۲	//
والاحتیاط	الاحسبا	۱۱	//	کنیزان اسس او صاف	کنیزان او صاف	۳	۱۹
یعیر لحیث	بعیر و حیث	۲۳	//	لا اقسم لاتی لا	والاقسم لکثا لا	۱۹	//
الھراث	المراث	۱۰	۲۰	ترتیزک ظرہا	تزبلکات ظریرہا	۲	۲۰
یمتمع منہا ماشاء	سمع مہاماسا	//	//	عدتہا	عدلہا	۳	//
[illegible]	[illegible]	۱۳	//	منعکرتہا	منع کری	۱۱	//
ینقص	نعص	//	//	[illegible] اذن البوہا	[illegible] البوالہا	۱۳	//
للعیب	للعیب	۱۴	//	لتعف	لسف	//	//
[illegible]	[illegible]	۲۲	//	نغفہ	نغفہ	[illegible]	//
شموش	سمعف	۱۰	//	محاھہ	مجابیہ	۸	۲۴

تمام شد غلط نامہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اعلان

جمیع حقوق اس رسالہ کے محفوظ ہیں

جس صاحب کو مطلوب ہے مطبع گلزار ابراہیم

کوٹلہ مالیر ضلع لودھیانہ سے طلب فرمالیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas